رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا
وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ

ترجمانِ وہابیہ

تصنیف نواب والاجاہ سید محمد صدیق حسن خان مرحوم مغفور

مع معاہدۂ اہلحدیث وحنفیہ مسمّٰی بہ

معاہدۂ اتفاقیہ

بفرمایش خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ

سنہ ۱۳۱۲ ہجریہ

در مطبع محمدی واقع لاہور طبع گردید

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا
وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

ترجمانِ وہابیہ

تصنیف نواب والاجاہ سید محمد صدیق حسن خان مرحوم مغفور

معہ معاہدہ اہلحدیث وحنفیہ مسمیٰ بہ

معاہدۂ اتفاقیہ

بفرمایش خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ

سنہ ۱۳۱۲ ہجریہ

در مطبع محمدی واقع لاہور طبع گردید

تحقیقات ایسے مقدمات کی سرکار عالیہ برٹش کو بابت [illegible]

رسی ایک معاملہ اسی قسم کا حال مین پیش آگیا تھا کہ جسکی تصدیق ہر اخبار سے بخوبی [illegible]

روز دوشنبہ مین یہ عبارت لکھی ہے ٭ تجویز ذیل کہ جسکو گورنمنٹ ہند والا نے [illegible]

عام لکھی جاتی ہے کیفیات مقدمہ پر غور فرما کر اور نیز استفسار رو داد مقدمہ از گورنمنٹ بنگال و پنجاب گورنر جنرل

باجلاس کونسل مہربانی فرما کر فیصلہ کرتے ہین کہ کل وہ وہابیان قیدی جنکی نسبت حکم سزا [illegible]

شور قرار پایا تھا اور جرم انکا مدد جنگ بمقابلہ گورنمنٹ سمجھا گیا تھا اور جنکی میعاد ابتک باقی ہے اب [illegible]

سے رہا کیے جاتے ہین اور ان سب کو اپنے وطن اجازت دیجاتی ہے الخ فقط ہر دو سفر پرچہ پاینیر مطبوعہ دہم

جنوری ۱۸۷۳ء مین یہ لکھا ہے کہ تجویز جدید جو رہائی قیدیان وہابی کی ہے اسپر اخبار ہندو پیٹریٹ نے

اپنی بیان کی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے عمدہ مہربانی کے کام سے شروع سال کو ابتدا کیا ہے چنانچہ اس سے نہ

صرف مسلمانان ہند نے خوشی کے ساتھ تجویز گورنمنٹ کو قبول کیا ہے بلکہ عامۂ کل سکنہ ہند نے گورنمنٹ

کے اس کام پر خوشی ظاہر کی ہے اس کارروائی گورنمنٹ سے ظاہر ہے کہ ہند کی حکومت نہ فقط اچھی حکمرانی کو ظاہر

کرتی ہے بلکہ موقع وقت کو ساتھ کام کرتی ہے اور اس سے بیشتر جسکو تھوڑا زمانہ ہوا ہے جبکہ جنگ مصر

پیش تھی اسوقت ذریعہ تار برقی لندن معلوم ہوا تھا کہ جناب لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل سابق

ہند نے نسبت جملہ مسلمانان ہند کے خیرخواہ ہونا سلطنت برٹش کا ظاہر فرمایا چنانچہ پاینیر مطبوعہ شانزدہم اکتوبر

۱۸۸۲ء مین بابت اسپیچ یعنے تقریر انتظام ملکی جناب ممدوح کے جو لندن سے ذریعہ تار برقی ۱۴ اکتوبر پہونچی تھی

یہ عبارت درج کی ہے کہ کل کے روز لارڈ نارتھ بروک نے بمقام لیورپول بڑی خوشی سے تقریر ذیل کو بیان کرکے ظاہر کیا

کہ ہندوستان کی عامۂ مسلمانوں نے جو دلی خیرخواہی نسبت انگریزی کارروائی کے بمقدمہ جنگ مصر ظاہر

کی ہے یہ بڑی دلیل ہے کہ کل مسلمانان ہند دلی خیرخواہ گورنمنٹ انگریزی کے ہین اب اس سے زیادہ کس کی گواہی

ہوگی اس بات پر کہ ہند کے مسلمانون مین کوئی دشمن سرکار انگریزی کا نہین ہے خواہ کوئی دشمن انکا بلفظ

وہابی مشہور کرے یا نکرے اور سچ پوچھو تو ہے بھی یون ہی اسلیے کہ معرکہ حال مصر مین جو بعض ریاست ہائے

نامدار نے اپنی واسطے اعانت مالی و جانی سرکار انگریزی کی ظاہر کی تھی اور اسکے جواب مین جناب لارڈ [illegible]

صاحب بہادر گورنر جنرل ہند نے تحریر خط شکریہ بیگم صاحبہ کا مع انجناب ظاہر فرمایا اسطرح دیگر [illegible]

اور ہند نے بھی اظہار خیرسگالی کا کیا اور فتح مصر کا سبکو خوشی حاصل ہوئی الحاصل [illegible]

[illegible] سرکار عالیہ برٹش کو یہ بات معلوم ہو جاوے کہ مسلمانان ریاستہائے ہند [illegible]

[illegible] کا نتیجہ اور جن مسلمانان ریاست وغیرہ [illegible]

وہابی نہین اور اصل مذہب صحیح اسلام مین مسئلہ جہاد کا کسطرح پر ہے اور غربا اہل اسلام بلکہ بعض امرا مسلمین جنکی
نسبت ایسی مخبری غلط بیشتر کبھی ہوئی ہے یا اب ہوتی ہی وہ اس راہ و رسم سے بالکل بری ہین بھوپال ہی بہت
پہلے وزیر الدولہ بہادر مرحوم رئیس ٹونک کو یاروں نی وہابی ٹھیرایا تھا اسلیے کہ اونہون نے بعض رسوم فتنہ
انگیز کو اپنی ریاست سے یک قلم موقوف کرا دیا تھا جیسے تعزیہ سازی پیر پرستی گور پرستی وغیرہ لیکن زمانہ غدر
ہندوستان مین وہ کیسے خیرخواہ سرکار انگریزی کے نکلے اسیطرح ریاست بھوپال اور متوسل اسکے خواہ اخوان
ریاست ہون جو خاندان خاص بانی ریاست میان وزیر محمد خان بہادر مرحوم مین ہین یا اہل کار ریاست
بڑے ہون یا چھوٹے سب خیرخواہ گورنمنٹ عالیہ مین اور یہ ریاست اس امر مین فائق ہے سب ریاستون پر لیکن
مفسد لوگ جسکو جو چاہتے ہین کہہ دیتے ہین سو یہ رسالہ اون غریبون کا بھی مددگار ہوگا جو بلا وجہ دشمنون کی
تہمتون مین پھلنسے جاتی ہین اور بوجہ لاعلمی کے اپنی مسائل مذہبی سے کبھی محل عتاب و خطاب حکام ٹھیر جاتے
ہین مین خیال کرتا ہون کہ اگرچہ ایک جماعت نے کلکتہ سے لاہور تک وقتاً فوقتاً اس باب مین قلم اٹھا کر کچھ
لکھا پڑھا مطابق اپنی استعداد و فہم کے لیکن جو اصل حقیقت مذہب وہابیت کی تھی اور جو حکم شفقتے بہ مسئلہ
جہاد کا دین اسلام مین ہی اسکی کشف ماہیئت جسطرح اس رسالہ مین ہی کسینے ظاہر نہین کی ورنہ اسقدر وہم و
گمان غیر واقع جو گاہ گاہ بعض حکام عالی مقام کے ذہن مین کثرت اخبار اعدا ارکید یسے راہ پاتا ہے ہرگز پیرامون
خاطر عاطر انکے نہ ہوتا اور ایک طرح کی بے فکری اس قسم کے تنازع فضول سے حکام عالی مقام اور رعایائے
مطیع دونون کو حاصل ہو جاتی * اس رسالہ کے دیکھنے سے یہی بات سبکو بخوبی معلوم ہو جاوے گی کہ تہمت
وہابیت کی نسبت مسلمانان ہند کے جو دعوی پیروی قرآن مجید و حدیث کا کرتے ہین محض غلط اور براہ عناد
ہے بلکہ اگر کوئی بدخواہ و بداندیش سلطنت برٹش کا ہوگا تو وہی شخص ہوگا جو آزادگی مذہب کو ناپسند کرتا ہی
اور ایک مذہب خاص پر جو باپ دادون کیوقت سے چلا آتا ہے جما ہوا ہے ورنہ اس ملک خصوصاً ریاستہائے
اسلامیہ ہند مین نہ کوئی وہابی مصطلح اور لامذہب عرفی ہی اور نہ کوئی بدسگال اپنے حاکم آزادگی بخش امن
خواہ کا اور اگر کوئی ہو تو بتاؤ کہ کس جگہ کس ریاست مین کون وہابی ہی اور کیا اسکا ثبوت ہی اور کہان کہان
اسباب جنگ و بغاوت یا امداد باغیان دولت برطانیہ کے سامان پائے جاتی ہین جھوٹے پر لعنت خدا کی جو لوگ
مفسد طبع ہین وہ اپنا جرم دوسرے پر لگا کر خود براہ فریب و دغابازی نزدیک حکام کے سرخرو بنا چاہتے ہین مگر
ہمیشہ دیکھا گیا کہ خدا تعالی جھوٹونکو روسیاہ کرتا ہی حکام معاملہ شناس جلد مغز معاملہ کو پہنچ جاتے ہین بہرحال
امین رسالہ مین پہلے اس سے کہ مین ترجمہ عبارت متعلقہ وہابیت و مسئلہ جہاد کا اپنے کتب مولفہ قدیمہ سے تحریر
کرون ایک مقدمہ مختصر بیان حال آفرینش دنیا و بیان مذہب خلق بابت اس دار فانی وغیرہ کے ملحقا لکھ

اس ملک کا مذہب بنا لیا گیا ہو یہی ان لوگوں کا حال ہے جیسے ہندوستان کا ہے [illegible]
ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شہر میں جتنے لوگ بعوض گروہ اہل کلمہ میں [illegible]
ہیں انکے سبب سے جو شور کیا گیا یہ معلوم ہوا کہ یہ فساد انہیں کی عداوت سے ہے [illegible]
باوجود یکہ تہتر فرقے ہیں جنکی گنتی علماے اسلام نے اپنی کتابوں میں لکھی ہے [illegible] کسی جگہ وہابی کا
نشو نام وہابیہ نہیں گنا اسکے سوا جنکو ہندوستان میں انکے دشمنوں نے وہابی مشہور کیا ہے وہ اس نام
سے انکار کرتے ہیں اور کوئی تعلق اون کا ملک نجد سے ثابت نہیں ہوتا ہے جو نجد کیا گیا کہ وہ لوگ [illegible]
ہیں جنکے سبب سے ایک فرقہ کا نام بدعتی ہوا اور دوسرا وہابی کہلایا تو معلوم ہوا کہ وہ چند مسائل ہیں جنمیں
ان میں متعلق عقائد ہیں اور بعض متعلق عبادت آن مسائل میں کسی جگہ مسئلہ جہاد کا ذکر نہیں ہے اور ڈاکٹر
ہنٹر صاحب نے تعداد ان مسئلوں کی سات مسئلہ اپنی کتاب میں اور جو وہ کتابیں لکھی ہیں لیکن ان [illegible]
میں لفظ غلطی ہوئی ہے چنانچہ نکتہ چینی سید احمد خان سی ایس آئی سے ظاہر ہے جو ہم ترجمہ انگریزی
خاص مقام لندن میں طبع ہوئی ہے اور حصر کتابوں کا بھی غلط ہے اور بعض ایسی کتابوں کا نام لیا ہے
جو کسی کے نزدیک مذہب وہابی سے نہیں ہیں جیسے درمختار ہیں جو لوگ قبر کو نہیں پوجتے مردوں کی [illegible] نیاز
نہیں کرتے مولویوں اور درویشوں کی رای کی اطاعت نہیں بجالاتے مجلس مولود نہیں کرتے تعزیہ نہیں
بناتے کسی مذہب خاص کے پابند نہیں چوری و دغابازی و رشوت خواری و زناکاری و عہد شکنی وغیرہ
افعال بد کو منع کرتے ہیں اور جو دین بارہ سو برس سے چلا آتا ہے کہ جس وقت سوای اسلام کے کوئی نام
مذہب کا جانا نہ تھا اور وہ قرآن شریف اور حدیث کی کتابوں میں لکھا ہے آور وہ کتابیں سالہا سے جو
علاوہ اس سے چھپہ ہے مگر سہ کر کلکتہ و دہلی و بمبئی و مصر وغیرہ میں طبع ہوئی ہیں اور ہوتی ہیں اور ان کا
منشا صرف قائم ہونا عبادت پر یعنے نماز و روزہ و حج وغیرہ فرائض پر اور بچانا شرک کی بات سے ہے الا اس
کی کتب و رسائل سیکڑوں عدد عربی وغیرہ زبانوں میں سیکڑوں برس سے تالیف ہوئی ہیں موجود ہیں [illegible]
ہیں مثلاً لیس ۔ انکو یہ بدعتی لوگ جو پابند کسی مذہب خاص کے ہیں وہابی کہتے ہیں ایک شخص [illegible]
نام مشہور بداہون ملک ہندکا رہنے والا تھا سب سے پہلے وہابی نام اوس نے مسلمانان ہندکا رکھا پھر اس
نام کو عوام میں مشہور کر دیا جو لوگ فسادی تھے اونہوں نے حکام کے ذہن میں یہ بات ڈالدی کہ جو لوگ
وہابی کہلاتے ہیں وہ سرکار انگریزی کے دشمن ہیں سرکار نے جو غور فرمایا تو یہ دریافت کیا کہ مطلق وہابی
کہنے سے کوئی باغی و دشمن نہیں سمجھا جاتا جبتک کوئی جرم بغاوت اوس سے صادر نہ ہو مگر [illegible]
مدت کے بعد سرکار نے بھی [illegible] میں صرف اسی سے کہ وہابی کو [illegible]

اب وہ بات باقی رہی ہے سید احمد شاہ ساکن نصیر آباد بریلی مین ایک شخص تھے جنہون نے بہت خلق کو نماز
روزہ پر قائم کیا اور گناہون اور فساد کے کامون سے روکا - اور پھر وہ ہندوستان سے چلے گئے اطراف پنجاب
مین سکھون سے لڑے انکو فضل رسول بدایونی نے وہابی ٹھیرایا اور سرکار کا دشمن بتلایا حالانکہ وہ کلکتہ
تک گئے تھے اور ہزارون مسلمان فوج انگریزی کے انکے مرید ہوئے تھے مگر اونہون نے کبھی یہ ارادہ ساتھ
سرکار انگریزی کے ظاہر نہین کیا اور نہ سرکار نے ان سے کچھ تعرض فرمایا حالانکہ خاص کلکتہ سے سات سَو
آدمی اپنے ہمراہ لیکر حج کر گئے اور مدت دراز تک ہزارون مریدون کو ہمراہ لیکر ہندوستان کے شہرون
مین وعظ و نصیحت کرتے پھرے اسکی تصدیق کے واسطے تحریر سید احمد خان سی ایس آئی کافی ہے جو انہون
نے جواب مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے خاص لنڈن مین بعبارت اردو و انگریزی طبع کرائی ہے اس مین
حال وہابیون کا اور حال سید احمد شاہ بریلوی کا اور مسئلہ جہاد و ہجرت کا اور مسئلہ دار الحرب اور دار الاسلام
ہونے ملک ہندوستان کا اور ذکر ان کتابون کا جنکو لوگ تصنیف وہابیون کی خیال کرتے ہین مفصل
لکھا ہے اور انکا لکھنا اسواسطے زیادہ معتبر ہے کہ یہ بڑے معتمد گورنمنٹ عالیہ اور خیرخواہ سرکار انگریزی کے
ہین مینے تو سید احمد شاہ بریلوی کو نہین دیکھا اور نہ انکا زمانہ پایا لوگون سے انکا حال سنا اور کتاب
سید احمد خان سی ایس آئی مطبوعہ مقام لنڈن ۱۸۷۲ء مین لکھا دیکھا مگر حال مین جو ایک روبکار
محکمہ گورنمنٹ پنجاب وغیرہ مورخہ دہم نومبر ۱۸۸۲ء مقام کوہ مری دیکھا تو اسکا مضمون اس عبارت سے
معلوم ہوا کہ لفٹننٹ گورنر جنرل صاحب بہادر نے تین سو آدمی کی درخواست کے جواب مین جنکو لوگون نے
وہابی مشہور کر کے ہر طرح کی معاش و عہدہ جات سرکار انگریزی سے محروم کر رکھا تھا یہ تحریر فرمایا کہ جناب موصوف
کیطرف سے اس عرضی کا جواب لکھا جاتا ہے جس پر قریب تین سو شخص کے دستخط ہین اور جس مین کئی ہزار
اشخاص کی رائے اور خواہشون کا اظہار ہے جو اہل اسلام مین اس فرقے سے تعلق رکھتے ہین جو
عوام الناس مین وہابی کے نام سے مشہور ہین سائلون کا بیان ہے کہ اگرچہ وہ ایسے خیرخواہ سلطنت
کے ہین جیسے اور رعایای حضرت علیا ملکہ معظمہ دام اقبالہا مین سے تو بھی وہ بسبب اشتباہ بدخواہی بہت
سی کلفتون کے زیر بار ہین اور چند ناچاریون کے متحمل کیے جاتے ہین کہ وہ اپنے مذہب کی رسوم کو
آزادی کے ساتھ ادا نہین کر سکتے حالانکہ ملکہ معظمہ کے اشتہار نے سب کو آزادی کا وعدہ دیا ہے مگر
وہ مسجدون اور اسلامی جلسون سے الگ کیے جاتے ہین اور لوگ عموماً سرکار کے طریقہ کی پیروی کر کے انکو
حقارت اور بے اعتنائی سے دیکھتے ہین کہ کسی وہابی کے لیے عدالتہائے قانونی مین انصاف پانا
ناممکن ہے کیونکہ اس بات وہابی کے معلوم ہوتی ہے حاکم عدالت اسکے خلاف پر آمادہ ہو جاتا ہے تیسر

اظہار کرین لیکن وہ ان مساجد کے استعمال کے باب مین جو راشد مسلمانون کے تو رسمی اور انکے استعمال کے
لیے جنبی ہو گی مین اصرار نہین کر سکتے جہانتک قواعد پولیس کا تعلق ہے فی الحال وہابی کسی خاص نظر
بندی مین نہین ہین اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر سائلون کی گزارشات اطمینانی سے اس امر کو یقین
کرنے کو بہت خوش ہین کہ اسکی آئندہ بہی ضرورت نہ پڑیگی ۔ علاوہ برین سرکار اپنے اون اہلکارون
کو جو سائلون کی ملت سے ہین نامہربانی سے نہین دیکہتی ہے اور نہ انکو ترقی سے محروم رکہتی ہے جو
کچہ سرکار اپنے ملازمون سے چاہتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنے فرائض کے انجام مین سرگرمی ظاہر کرین
اور حیثیت خیرخواہی سے ملبوس رہین اسکے ثبوت مین تذکرہ لکہا جاتا ہے کہ سید ہدایت علی تحصیل
دار پٹیالہ جو فرقہ وہابی مین بہت مشہور ہین کچہ عرصہ ہوا کہ عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی پر مترقی ہوئی اور
کم سے ایک اور شخص کا نام جو اسی ملت مین سے ہے اور جسکی خدمات اکثر وقم پسند ہوئی ایسے ہی ترقی
کے لیے جو کسی مناسب وقت پر عمل مین آوے فہرست مین درج ہے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر خوش ہین
کہ انکو یہ موقع سائلون کے اطمینان کرنے کا ملا کہ جبتک اونکا چال و چلن ایسے نیک رویہ سے اور
ایسا خیرخواہانہ جیسا کہ اب ہے رہیگا تو انسے سرکار باوقار نامہربانی سے سلوک نہ کریگی یہ مراسلت
صاحبان کمشنران قسمت ہای اضلاع کے لیے بہیجی جاویگی ۱۰ نومبر ۱۸۷۶ء کوہ مری ۔ تمام ہوئی عبارت
روبکار محکمہ گورنمنٹ پنجاب کی تعدہ سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ ہشتم اگست ۱۸۷۹ء مطبوعہ لاہور
مین تائید اس عبارت کی اسطرح پر دیکہی گئی کہ آج کل مشکل ہوگا اگلے خیالات کو جو لوگ ثابت کر
رہے تہے کہ بغاوت ہند کی وہابیون کے سبب سے ہوئی اسکا ثابت کرنا مشکل پڑے گا اور اس گزٹ
مین یہ بہی ذکر ہے کہ مولوی محبوب علی دہلوی نے زمانہ غدر کی لڑائی کی نسبت جس مین بخت خان
باغی نے اونکو شریک کرنا چاہا تہا جہاد ہونے کا انکار کیا اور مولوی محمد حسین لاہوری بہی اب تک
بذریعہ پرچہ اشاعۃ السنۃ جہاد کا نسبت گورنمنٹ ہند کے انکار کرتے ہین پہر دوسرے پرچہ گزٹ
مذکور مورخہ اکتوبر سنہ صدر مین یہ لکہا دیکہا کہ مولوی محمد حسین لاہوری نے سر لوئیس کاونگ ناری
کا مقام کابل مین ظلماً مارا جانا ثابت کیا ہے اور مذہب اسلام سے مسئلہ اسکا یہ بتایا ہے کہ قاصد مذہب
مخالف کا نزدیک مسلمانون کے مارا نہین جاتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کی آخر عمر مین وصیت
فرمائی ہے تیرا انکا تحریر اس فصل مین پرچہ موسوم منیر ہندی جلد سوم نمبر پنجم مطبوعہ دفتر آگرہ اخبار مہلمزی
السی مورخہ ۱۲۹۵ ہجری اس مضمون کی میری نظر مین گذرا کہ ہم کو الہ آباد مین چند روز رہنے کا اتفاق ہوا اور
ہمنے چند جہاد دیکہے جو اس فکر مین مدہوش ہین کہ مسلمانون کی رسمی اور مذہبی عیوب کی ایک کتاب بنائی

جاری رہا اور جتنے عالم ایسے تھے کہ جن کی اس بحث کی بابت [illegible]
ہیں انکو ایک فہرست میں داخل کر گئے انکی تصنیفات پر بشرح متن [illegible]
اس کتاب کا نام جسمیں تردید وا بیان تحریر کیا گیا ہے الی قولہ اس سے بخوبی [illegible]
و خوشامد گورنمنٹ کے لیے ایسی کتاب کی ضرورت ہو تو یہ بات دوسری ہے اور اس کی [illegible]
اس میں دوسرا کرنا لاحاصل ہے ایسی کئی کتابیں تصنیف مختصر ہو چکی ہیں تا آنکہ [illegible]
سنہ ۱۲۸۷ ہجری مطابق سنہ ۱۸۷۰ء میں جبکہ بعض صاحبان انگریز نے اس امر پر بحث شروع کی تھی کہ [illegible]
ہماری سلطنت میں شریعت فساد ہو سکتے ہیں اور اس پر بہت سے ملکی خیرخواہوں کی طبیعت کا میلان ہو کر
بہت دنوں تک اسکی بحث جاری رہی تھی آخر کو وہ بحث دست اندازی گورنمنٹ سے باہر رکھی گئی ہیں
وقت مولوی عبد اللطیف خان بہادر مجسٹریٹ کلکتہ نے اوس خیال کے سد میں عام مسلمانوں کیطرف سے
ایک رسالہ مشتہر کیا تھا اور اس میں علماء اطراف ہندوستان کے عالموں اور نیز علماء مکہ و مدینہ وغیرہ کے فتوے
نقل کیے تھے جس سے سرکار کو معلوم ہو جاوے کہ تمام فتاوای مذکورہ کی رو سے کل مسلمانوں کو سرکار کی
مخالفت ناجائز ہے اور کسی شخص کو حیثیت موجودہ پر ہندوستان کو دار الاسلام ہونے میں شک نہیں ہے
اور ہماری بھوپال میں بھی جناب مستطاب معلی القاب فاضل اجل عالم اکمل محدث باکمال مفسر بے مثال حضرت
نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر دام اقبالہ نے اوس رسالہ کو پسند
فرما کر حکم دیا کہ اسکو اچھی طرح شائع کریں اور حضور ممدوح نے خود بھی اس مسئلہ کو نہایت تحقیق و احتیاط
سے اپنی کئی کتابوں میں بصراحت تمام تحریر فرمایا ہے جس میں حیثیت موجودہ پر سرکار انگریزی کی مخالفت
کو قطعاً ناجائز لکھا ہے اور جن علماء متقدمین نے مثل شاہ عبد العزیز صاحب وغیرہ کے بتاویلات دیگر اسکے
خلاف اپنا مسلک اختیار کیا ہے اون تاویلات کو نہایت عمدگی سے علیحدہ کیا ہے خصوصاً حضور محتشم الیہ
نے دو برس پیشتر اس مسئلہ کو کتاب عوائد العوائد میں نہایت خوبی و تحقیق سے بیان فرمایا ہے اور یہ بھی
اور کتابیں ہندوستان سے لیکر مصر اور استنبول تک اور بغداد سے لیکر طہران تک تقسیم ہو گئی ہیں بلکہ یہی
یہ کتاب بھی جابجا پہونچ گئی اور اگر کوئی صاحب بھی فرمایش کرینگے تو ہم بھیج دینگے [illegible]
جب ایسے عالم مستند اور رئیس معتبر کی کتاب موجود ہے اور مولوی عبد اللطیف خان صاحب کے رسالہ میں
بہت سے فتوے بالصراحت مندرج ہیں تو اب ایسے چھوٹی چھوٹی کتابوں کے چھپنے کی کیا ضرورت
ہے اور اپنے مذہب کی کتابوں پر [illegible]
مطعون کرنے سے کیا فائدہ [illegible]

حکومت و فتنہ اہل نجد کا تہا۔ پہر بہلا ہندوستان مین کون شخص اس مذہب کو لایا اور کس نے اپنا نام وہابی
تبلایا۔ اور کس نے جہاد کیا اور کب کیا اور کہان کیا زمانہ غدر مین سوارون اور تلنگون نے بعض مولویون
سے زبردستی جہاد کے مسئلہ پر مہر کرائی فتوی لکہایا جس نے انکار کیا اسکو مار ڈالا اور اسکا گہر لوٹ لیا۔ سو
وہ مہر کرنیوالے اور فتوی لکہنے والے بہی غالبًا وہی لوگ تہے جو اہل سنت و اہل حدیث کو زبردستی وہابی
نام رکہتے ہین اور انکے دشمن جانی ہین کلکتہ سے تا دہلی وغیرہ جسقدر مقدمے عدالتہاے گورنمنٹ مین
ان لوگون پر دائر ہوے اور ہوتے ہین جو اپنی نماز مین آمین پکار کر کہتے ہین دونون ہاتہ رکوع وغیرہ مین
اٹہاتے ہین کسی مذہب حنفی وغیرہ کے مقلد نہین سو پیش کرنے والے اون مقدمات کے اور سزا دلانے
والے مدعا علیہم کے وہی لوگ ہین جنکے دل مین فساد بہرا ہوا ہے اور آزادگی مذہب کو مطابق منشار
گورنمنٹ کے اور امن ملک کو حسب ارادہ اہل سنت نہین چاہتے ورنہ یہ مدعا علیہم انکے جو حدیث و قرآن
پر چلتے ہین اور جنکا نام زبردستی وہابی رکہا گیا ہے اور وہ اس نام کو اپنے واسطے پسند نہین کرتے
اپنے امور مذہبی مین موافق راے گورنمنٹ ہین انمین سے کسینے آجتک کسی شہر مین یہ نالش کسی عدالت
انگریزی مین پیش نہین کی کہ فلان شہر و محلہ و مسجد کے مسلمان آمین پکار کر اور دونون ہاتہ نماز مین اٹہا کر
عبادت نہین کرتے ہین انکو سرکار سے سزا دیجاوے یا مسجد مین آنے سے ممانعت کیجاوے جب اسطرح
کی نالش جہان کہین ہوئی ہے اہل بدعت کیطرف سے ہوی ہے نہ اہل حدیث کیطرف سے پس حقیقت
مین خواہان رفع امن و امان وہی لوگ ہین جو اپنے مخالف مذہب خاص کو وہابی ٹہیراتے ہین نہ وہ لوگ
جو محدث ہین۔ دیکہو مصنفین کتب صحاح ستہ علم حدیث کے پیشوا اہل سنت وجماعت کے تہے انکو قریب
ہزار برس یا کچہ کم و بیش زمانہ گذرا سب محدث انکے قدم بقدم چلتے ہین اور کسی مذہب کو نہین مانتے
خواہ حنبلی فقہ ہو جو کہ عقیدہ اہل نجد کا تہا۔ خواہ حنفی مذہب ہو جو کہ عقیدہ آج سلطان روم کا ہے پس
باوجودیکہ کتب صحاح ستہ مین مسئلہ جہاد کا لکہا ہے اور یہہ ہر شش کتاب بمدرسہ کے ممالک و بلاد ہند اور
مصر مین بعلم و اطلاع گورنمنٹ طبع ہوئین اور انکا خوب رواج ابتک ہے مگر کسینے ان مین سے جو انپر
عقیدہ و عمل رکہتے ہین جہاد نہین کیا۔ بلکہ وہ لوگ جنکے یہ کتابین ہین ہمیشہ بادشاہون اور امرا کی مجلس
سے بچتے تہے اور فقیرانہ گذران کرتے تہے۔ اور جو بادشاہان اسلام اپنے مخالفون سے ملکی لڑائی
کرتے تہے وہ محدث نہ تہے بلکہ مقید کسی ایک خاص مذہب کے تہے پہر محدثون اور اہل سنت کا نام وہابی
رکہنا اور اسکا ترجمہ بلفظ بغاوت و جہاد کرنا کسطرح صحیح ہو سکتا ہے بلکہ مستحق اس لقب کے وہ لوگ ہین
جو اپنا مذہب حنفی شافعی وغیرہ بتلاتے ہین اور رات دن اہلحدیث کا رد کرتے ہین بلکہ زیادہ رد کرنے